''چسکا''

جہان تازہ

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ اسے جو چیز پسند آجائے اس کے لیے وہ ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اپنی جان' مال' رشتے داری' تعلق واسطہ حتیٰ کہ بعض اوقات اپنی عزت اور ایمان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا اس کو عمومی زبان میں ''چسکا'' کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو فلاں چیز یا کام کا ''چسکا'' پڑ یا لگ گیا ہے۔ اور یہ صورت حال دین و دنیا دونوں جگہ یکساں حیثیت اور کیفیت رکھتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی تہجد گزار ہو تو وہ سحری کے وقت سجدہ اور مناجات کرنے کی لذت سے آشنا ہوتا ہے پھر اس کو حاصل کرنے کے لیے وہ سفر و حضر' گرمی' سردی' صحت و بیماری میں بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے آرام اور نیند کو قربان کرتا ہے۔ جس نوجوان کو ''جہاد'' کا چسکا لگ جائے وہ پھر اپنا سب کچھ اسی راہ میں صرف کر دیتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ میں اپنے بوڑھے ماں' باپ کا اکلوتا سہارا ہوں' گھر میں نوجوان بہنوں کو میرے تعاون کی ضرورت ہے بس وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس رستے کا راہی بن جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات تو وہ اپنی ظاہری صفائی ستھرائی کا خیال بھی نہیں رکھتا اگر اسے توجہ دلائی جائے تو وہ یہ کہہ کر اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے کہ اب جنت کی حوریں ہی مجھے غسل دیں گی ہمارا گوجرانوالہ میں ایک کلاس فیلو

تھا اس کے سر میں جوویں بہت زیادہ تھیں لیکن وہ نا تو سر منڈواتا تھا اور نہ ہی اس کو دھوتا تھا بلکہ کہتا کہ یہ جوویں جنت کی حوریں ہی نکالیں گی۔ یہ ہے چسکا جو ایک نوجوان میدان جہاد میں محسوس کرتا ہے اسی طرح پڑھنے پڑھانے اور سخاوت وغیرہ کرنے کی کئی ایک مثالیں دی جاسکتی ہیں لیکن میں اس وقت صرف سیاست کی مثال دینا چاہوں گا کہ اس وقت ملک میں انتخابات کی گہما گہمی ہے ہر پارٹی حتیٰ کہ آزاد امیدواران بھی اپنی فتح اور جیت کے لے نا صرف کہ ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں بلکہ ہر کوئی شام کو ایک لمبی اور بھاری لیڈ کے ساتھ واپس لوٹتا ہے جب آپ یہ سطور پڑھ رہے ہونگے تو کئی لوگوں اور جماعتوں یا پارٹیوں کی جھاگ بیٹھ چکی ہوگی۔

لیکن یہ سیاست کا چسکا ایسا ہے کہ جو لوگ الیکشن لڑتے ہیں ان کے پاس مال و دولت کی کمی نہیں ہوتی کہ اس کے لالچ میں سیاست کریں بلکہ وہ تو سیاست کے چسکے میں اپنی جائز و ناجائز دولت پانی کی طرح بہاتے ہیں آپ میاں برادران کو ہی دیکھ لیں کہ دنیاوی لحاظ سے ان کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ لیکن اقتدار کا چسکا پورا کرنے کے لیے اپنی تو کجا اپنی بہو بیٹیوں کی عزت کو بھی سرعام اپنے ہاتھوں پامال کر رہے ہیں اور پھر رونا روتے ہیں کہ بیٹیاں سب کی ''سانجھی'' ہوتی ہیں۔

کچھ لوگ جنہوں نے سیاست کا نام سنا تھا لیکن اسے چکھ کر نہیں دیکھا تھا لہٰذا ان کے نزدیک سیاست نام کی جنس ''کھٹی'' تھی اور وہ صرف خلافت و امارت کو ہی سیاست کا نام دیتے تھے لیکن حالات کے جبر سے انہیں ایک حلقے کے الیکشن میں سیاست کا ذائقہ چکھنے کا موقعہ ملا تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو بڑی مزیدار چیز ہے ہر چوک چوراہے تو کجا گلی گلی بڑی بڑی تصویریں پھر گھروں اور دکانوں کے دروازوں پر استقبالیہ نعرے اور گل پاشی وہ جو کل تک

دینی و اصلاحی محافل اور کانفرنسوں میں نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔
سے بھی بدکتے تھے آج شخصی نعروں کی گونج میں الیکشن کمپین
کرتے ہوئے شاداں وفرحاں ہیں۔ جو خالص دینی و مذہبی پروگراموں میں علماء کرام' شیوخ الحدیث اور محدثین عظام پر پھولوں کی چند پتیاں نچھاور کرنے کو بدعت' کفار کی مشابہت اور ناجانے کون کون سے "اعلیٰ" اعزازات سے نوازتے تھے آج وہ مختلف مقامات پر پھینکے جانے والے پھولوں کی کثرت اور وزن کا مقابلہ کر کے اپنی مقبولیت کا اندازہ لگاتے ہیں اور اپنے لیڈر کی تصویر کو محمد علی جناح کی تصویر کے ساتھ شائع کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم اس کے ہم پلہ ہیں یہ جائز ہے یا ناجائز' اچھا ہے یا برا مجھے اس سے بحث نہیں میں تو اپنے قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہ چسکا ہی ہے جس نے اپنی سابقہ تقریباً تیس سالہ محنت پر پانی پھیرنے پر مجبور کر دیا' اپنے نظریات کو کوڑے دان کی زینت بنانے پہ ابھارا اور پھر وہ ساری آیات واحادیث جو انتخابات' الیکشن اور سیاست کی تردید میں نازل اور بیان ہوئی تھیں یکسر فراموش کر دینے پہ انگیخت کیا وہ صرف اور "چسکا" ہی ہے کہ جو ایک حلقے کی سیاست سے لگا اب ملک کے طول و عرض میں کم و بیش 260 حلقوں میں اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ اور اب ان کی سیاست کا محور خلافت امارت سے ترقی کر کے خدمت انسانیت کی معراج کو پہنچ گیا ہے۔

لیکن عزیز قارئین! امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا **لا عیش الا عیش الاخرۃ** کہ اصلی' حقیقی اور دائمی چسکا تو صرف آخرت کی عیش ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس کے لیے کوشش کریں کہ آخرت کی زندگی نماز' روزے' حج' عمرے' زکوٰۃ' جہاد قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی مزیدار اور چسکے والی بن سکتی ہے باقی **وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور** ہی ہے اور بس! یقین نہ آئے تو ماضی قریب میں ہی

پاکستانی سیاست کے کرداروں پر ایک نظر ڈالیے وہ جو کل تک سیاہ وسفید کے مالک تھے اور طاقت کے گھمنڈ اور غرور میں قوم کو "ککے" دکھایا کرتے تھے آج وہ کن گلیوں کا کوڑا بن چکے ہیں۔ وہ جو کل تک اختیارات کے اعلیٰ سنگھاسن پر بیٹھ کر وزارت عظمیٰ جیسے بڑے منصب پر فائز شخصیات کو لائن میں لگا دیتے تھے بلکہ کئی ایک کو گھر یا جیل کے قید خانے میں بھیج دیتے تھے آج وہ کہاں ہیں اور ان کی رعونت کا کیا بنا؟

لہٰذا ابھی وقت ہے کہ اپنی طاقت' اختیارات' افرادی قوت' مال و دولت کی فراوانی اور سرپرستوں کی بلہ شیری جیسے سراب کے دھوکے میں دوسروں کو حقیر سمجھنا' ذلیل ورسوا کرنا اور اچھے بھلے شریف آدمی کی وجہ بلاوجہ عزت کو پامال کرنے کی روش کو چھوڑیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا چسکا لیں یہی دائمی اور ہمیشہ کی لذت ہے کہ جس پر زوال نہیں۔

اللھم لا عیش الا عیش الا خرۃ

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اس ملک وقوم کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے ان کے لیڈروں اور قیادت کو اللہ کریم راہ راست پہ لائے اور اس ملک میں اسلام کا بول بالا فرمائے (آمین) دعائے از من و جملہ جہاں آمین باد

چسکے سے مجھے یاد آیا استاذی المکرم حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ جب آپ پہلی دفعہ حج کے لیے گئے تو ان کے رہائشی کمرے میں خواجہ سرا' میراثی اور مرد وعورتیں مخلوط لوگ تھے کیونکہ موجودہ ہوٹلوں کی شکل کا رہائشی انتظام نہیں تھا تو آپ کے کمرہ میں ایک عورت تھی جو وجہ بلاوجہ ہر کسی سے جھگڑتی اور اس کی بے عزتی کر دیتی تھی ہر کوئی اس کے عورت زاد ہونے کی وجہ سے برداشت کر جاتا حافظ صاحب فرماتے ہیں اس کے اس طرز عمل کی وجہ سے میں بہت احتیاط کرتا کہ میں مولوی آدمی ہوں کہیں یہ

مجھے کوئی ایسی بات نہ کہہ دے جو بے عزتی والی ہو اور شاید وہ عورت بھی اسی کوشش، تلاش اور جستجو میں تھی کہ باقی سب کی تو اس نے بے عزتی کردی ہے لیکن یہ مولوی اب تک مجھ سے بچا ہوا ہے (کیونکہ کئی لوگوں کو دوسروں کی بے عزتی کرنے کا چسکا لگا ہوتا ہے اور وہ موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں اگر خود صاحب اختیار ہوں تو موقعہ بنا بھی لیتے ہیں اور پھر کسی کی بے عزتی کر کے بڑی تسکین محسوس کرتے ہیں) حافظ صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بے خیالی میں آیا تو اس عورت کے جوتے پر میرا پاؤں آ گیا جو دروازے میں رکھا ہوا تھا تو وہ عورت کہنے لگی کہ مولوی تو اندھا ہو گیا ہے تجھے معلوم نہیں کہ جوتا پڑا ہوا ہے۔ استاد محترم فرماتے ہیں میں نے فوراً معذرت کر کے بات آگے بڑھنے سے روک دی۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک مرتبہ وہی عورت بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے استلاح کے موقعہ پر حبشیوں کے ایک گروہ سے الجھ پڑی اب اس کو چونکہ ہر کسی سے لڑنے کی عادت تھی۔ (یا کالم کی زبان میں کہہ لیں کہ ''چسکا'' تھا) لہٰذا حبشیوں نے اسے مارنا شروع کر دیا تو میں یہ منظر دیکھ رہا تھا جب اس عورت کی حسب ضرورت تواضع ہو گئی تو میں جلدی سے آیا اور کہا یا شیخ یا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج تو وہ سارے حبشی لوگ اس کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے اور استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھنے لگے۔ وہ عورت موقعہ سے تو جلدی سے چلی گئی لیکن اس کے بعد جب تک ہم مکہ مکرمہ میں رہے وہ میرا بہت احترام کیا کرتی تھی شاید وہ سمجھتی تھی کہ یہ مولوی بڑے کام کا ہے اس سے بنا کر رکھنی چاہیے؟ اس واقعہ پر میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا بس اپنے قارئین پر چھوڑتا ہوں مجھے تو کالم کے عنوان کی مناسبت سے یاد آیا تو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی رحمت فرمائے بڑے موقعہ شناس اور موقعہ سنبھال آدمی تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ